268

سیدہؑ کے لبوں پر تبسم کھِلا، نورِ مولود تھا ہو بہو مصطفیٰؐ
اور تیور یہ کہتے تھے ہے مرتضیٰؑ، جس نے دیکھا کہا مولا ہو

حُرؑ کی قسمت پہ تھی شادمانی، ہو گیا پل میں جنت مکانی
بولا یارب تری مہربانی، مل گیا حوضِ کوثر کا پانی
یہ حسینؑ ہے یہ حسینؑ ہے

غازی عباسؑ کی روح حاضر ہوئی، اور قدموں پہ بہرِ سلامی جھکی
رخ پہ شبیرؑ کے تھی نمایاں خوشی، کہہ رہی تھی وفا مولا ہو

کربلا کو معلیٰ بنایا، وارثِ دینِ احمدؐ جو آیا
جشن خاکِ شفا نے منایا، اور یہ پیغام رضوان لایا
یہ حسینؑ ہے یہ حسینؑ ہے

دیکھا ریحانؐ دنیا نے منظر نیا، آیا جنبش میں جھولا جو شبیرؑ کا
ہو کے خوش اِک فرشتہ یہ کہتا ہوا، تمکنت سے اُڑا مولا ہو

حشر کی عدالت میں

کوئی بچ نہ پائے گا حشر کی عدالت میں
سچ زباں پہ آئے گا حشر کی عدالت میں

میں علیؑ کا ہوں میرے تو وکیل چودہ ہیں
تو کسے بلائے گا حشر کی عدالت میں

جس نے دل دکھایا ہے دخترِ پیمبرؐ کا
منہ دکھا نہ پائے گا حشر کی عدالت میں

دولتِ غمِ سرورؑ جس کو مل نہیں پائی
اپنا غم منائے گا حشر کی عدالت میں

غاصبوں کے عیبوں پر آج ڈال لے پردے
کس طرح چھپائے گا حشر کی عدالت میں

شہہؑ کے در پہ آجاتے تو نجات مل جاتی
حرؑ صدا لگائے گا حشر کی عدالت میں

جان کر محرم میں جو خوشی مناتا ہے
مسکرا نہ پائے گا حشر کی عدالت میں